فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۵ رجب ۱۳۸۸ھ ۸ اخاء ۱۳۴۷ہش ۸ اکتوبر ۶۸ء | نمبر ۲۲۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جائے

تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو اور اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان۔ کان۔ آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جائے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو اور اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ ہو رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے کہ اس پر اچھی طرح سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ اس کی اصلاح کر دے اور دل میں کینہ ہرگز نہ بڑھائے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑ دے۔

پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو اور اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے شماتت اعدا ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔"

(تقریروں کا مجموعہ ۵)

۹۷

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۷ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمزوری اور ضعف کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ آپ آٹھ دس روز کے لئے بذریعہ موٹر کار لاہور تشریف لے جا رہی ہیں۔

احباب حضرت ممدوحہ کی کامل صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو تین چار روز بخار آتا رہا۔ اب بخار سے تو آرام ہے لیکن اسہال کی تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے بہت کمزوری محسوس ہوتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین

— محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت کے فرزند عزیز منیر احمد صاحب باجوہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے جمعرات کو کراچی سے انگلستان کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب سے عزیز موصوف کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ابو العطاء

— مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۶۸ء یوم بدھ بوقت نو بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ (ناظر امور عامہ)

— محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تحریر فرماتی ہیں کہ:۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہر لجنہ کی طرف سے ضرور کوئی نہ کوئی نمائندہ شامل ہو۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خواہ کوئی نمائندہ آئے یا زائد اس کے پاس مقامی صدر لجنہ کی تحریر موجود ہو ورنہ دوسری صورت میں لجنہ مرکزیہ اس کے قیام و طعام کی ذمہ وار نہ ہوگی اور نہ ہی کسی قسم کا ٹکٹ دیا جائے گا۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع میں بھی ناصرات کو بھجوائیں مگر تحریر ساتھ ضرور ہو۔ ہر مجلس کی طرف سے ایک نمائندہ شامل ہو سکتی ہے۔ صدر لجنہ مقامی بھی اسی تعداد میں شامل ہوگی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ اخاء ۱۳۴۷ہش

جماعت کی غرض اور فرائض

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام اس وقت یتیم ہو گیا ہے اور کوئی اس کا سرپرست نہیں اور خدا تعالےٰ نے اس جماعت کو اختیار کیا اور پسند فرمایا کہ وہ اس کی سرپرست ہو اور وہ ہر طرح سے ثابت کر کے دکھائے کہ اسلام کی سچی غمگسار اور ہمدرد ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ یہی قوم ہوگی جو بعد میں آنے والوں کے لئے نمونہ ٹھہرے گی۔ اس کے ثمرات برکات آنے والوں کے لئے ہوں گے اور زمانہ پر محیط ہو جائیں گے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ جماعت بڑھے گی لیکن وہ لوگ جو بعد میں آئیں گے ان مدارج اور مراتب کو نہ پائیں گے۔ جو اس وقت والوں کو ملیں گے۔ خدا تعالےٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا کہ وہ اس جماعت کو بڑھائے اور وہ دن اسلام کی توحید اور اشاعت کا باعث بنے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۲)

جماعت کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور اپنی اس تقریر میں پہلے فرما چکے ہیں کہ:۔

"اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔ اس پہلو میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسی ضرورتیں پیش آئی تھیں اور صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ ایسے وقتوں پر بعض ان میں سے اپنا سارا ہی مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیتے اور بعض نے آدھا دے دیا اور اس طرح جہاں تک کسی سے ہو سکتا فرق نہ کرتا۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۳)

ان دونوں عبارتوں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی غرض اور اس غرض کے سرانجام دینے کے لئے جماعت کے فرائض کی طرف اشارے فرمائے ہیں۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اس زمانہ میں زندہ خدا تعالےٰ کے وجود پر زندہ شہادت قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام جماعت کی کمزوریوں سے بھی پوری طرح باخبر ہیں۔ چنانچہ آپ اس تقریر میں فرماتے ہیں:۔

"غرض جبکہ یہ حالت ہے اور اسلام کے دنیا میں آنے کی یہ غرض اور غایت ہے اور نجات کی حقیقت بغیر اس کے متحقق نہیں ہوتی تو ہماری جماعت کو کس قدر فکر کرنا چاہئیے کہ وہ ان باتوں کو جب تک حاصل نہ کر لیں۔ اس وقت تک بے فکر اور مطمئن نہ ہو جائیں۔ میں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت ایک درخت کی طرح ہے وہ اصلی پھل جو شیریں ہوتا اور لذت بخشتا ہے نہیں آیا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

درگذر کرنا اور دوسروں کے قصور معاف کر دینا

۱۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَکَ وَ تُعْطِیَ مَنْ مَّنَعَکَ وَ تَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَکَ۔ (مسند احمد)

حضرت معاذ بن انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا ہے اسے بھی دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے تو درگذر کرے۔

۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِنْ مَالٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَۃٍ اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ عِزًّا وَلَا تَوَاضَعَ

(مسند احمد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔

جیسے درخت کو پہلے پھول اور پتے نکلتے ہیں۔ پھر اس کو پھل لگتا ہے جو سفید پھل کہلاتا ہے وہ گر جاتا ہے۔ پھر ایک اور پھل آتا ہے اس میں سے کچھ جانور کھا جاتے ہیں اور کچھ تیز آندھیوں سے گر جاتے ہیں۔ آخر جو بچ رہتے ہیں اور آخر تک پک کر کھانے کے قابل ہوتے ہیں وہ تھوڑے ہوتے ہیں۔

اسی طرح سے میں دیکھتا ہوں کہ یہ جماعت تو ابھی بہت ہی ابتدائی حالت میں ہے۔ اور پتے بھی نہیں نکلے چہ جائیکہ ہم آج ہی پھل کھائیں۔ ابھی تو سبزہ ہی نکلا ہے جس کو ایک کتا بھی پامال کر سکتا ہے۔ ایسی حالت میں حفاظت کی کس قدر ضرورت ہے؟ پس تم استقامت اور اپنے نمونے سے اس درخت کی حفاظت کرو۔ کیونکہ تم میں سے ہر ایک اس درخت کی شاخ ہے اور وہ درخت اسلام کا شجر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس شجر کی حفاظت کی جاوے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳)

الغرض جماعت اپنا یہ کام اسی وقت سرانجام دے سکتی ہے جب تمام ارکان جماعت اپنے آپ کو اس کام کے لئے اور اس غرض کے حصول کے لئے جدوجہد میں وقف کر دیں۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ "الفضل" خود خرید کر پڑھے۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام کے "مقدس کفن" کے متعلق نئی تحقیق

98

کسرِ صلیب کا عظیم الشّان ثبوت

عیسائی علماء کے خیالات میں تلاطم

(محترم شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

(آخری قسط)

(۲)

روائے عیسیٰ پر تحقیق کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل حلیہ معلوم ہو گیا ہے۔ ایک اطالوی سکالر نے اس باب میں قابلِ قدر کام کیا ہے۔ اٹھارہ سال کی طویل تحقیق کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ چادر اور اس میں مرتسم نقوش حقیقی ہیں بناوٹی نہیں ہو سکتے۔ عیسائی مصور اپنے آقا کی جو تصاویر بناتے ہیں ان کی رو سے ایک چھ فٹ کے طویل قد انسان تھے۔ اس اطالوی ماہر نے کفن میں حضرت مسیحؑ کے سراپا کی پیمائش کی تو معلوم ہوا کہ آپ میانہ قد کے تھے۔ کفن میں آپ کا قد پانچ فٹ چار انچ کے لگ بھگ ہے۔ آپ کا سینہ بہت کشادہ ہے۔ آپ کے سر کے بال بہت الجھے ہوئے نظر آتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خمدار تھے۔

سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے کشفی نظر میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھا فرمایا رنگ کے لحاظ سے وہ اَحْمَر تھے یعنی سُرخ رنگ۔ قد کے متعلق فرمایا کہ وہ مَرْبُوْع تھے یعنی میانہ قد سر کے بالوں کے بارہ میں فرمایا جَعْدٌ یعنی خمدار تھے سینہ کے متعلق عریض الصدر کے الفاظ آئے ہیں یعنی کشادہ سینہ والے۔

یہ حلیہ بخاری شریف میں لکھا ہوا موجود ہے۔ سوائے رنگ کے کہ اس کا اندازہ ممکن نہیں باقی سب باتیں اس چادر کے نقوش میں مرتسم ہیں۔

سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی کشفی نظر کی صداقت اظہر من الشمس ہے عیسائی اپنے آقا کو طویل القامت بتاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ میانہ قد تھے۔ کفن کے اطالوی ماہر کی تحقیق کا خلاصہ امریکی مجلّہ نیوز ویک میں "کفن کا راز" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ شروع کے الفاظ ہیں:-

How big was Jesus? Pious pictures of Jesus as a tall man are not accurate. Or so claims an Italian scholar who estimates that he was a shade under 5 feet 4 inches probably weighed about 155 pounds.
News week 29.4.68 P.72

"یسوع قد و قامت میں کتنے بڑے تھے؟ مقدس تصاویر ظاہر کرتی ہیں کہ آپ لمبے قد کے آدمی تھے لیکن یہ درست نہیں۔ ایک اطالوی ماہر (مقدس کفن پر تحقیق کے بعد) اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آپ کا قد ۵ فٹ ۴ انچ کے لگ بھگ تھا۔ آپ کا وزن غالباً ۱۵۵ پونڈ تھا۔"

اطالوی ماہر کا نام (Ricci) رکّی ہے۔ اس نے کفن کے متعلق سائنسی ریسرچ کو اپنی دو کتابوں میں پیش کیا ہے۔ اس کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے:-

۱۔ اس چادر کے نقوش بالکل حقیقی ہیں۔ اس چادر میں ایک ایسے مظلوم انسان کے نقوشِ بدن اُتر آئے ہیں جسے کوڑوں سے پیٹا گیا۔ کانٹوں کا تاج اس کے سر پر رکھا گیا۔ اسے صلیب پر چڑھایا گیا اور پھر اس کی پسلی کو نیزہ کی تیز انی سے چھیدا گیا ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں یسوع کے ساتھ پیش آئیں۔

۲۔ کفن میں تصویر منفی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مُر اور ایلوا کے سفوف میں چادر بھگوئی گئی۔ بدن کے پسینہ سے جو یُوریا خارج ہوا اس نے سفوف کے ساتھ مل کر ایسا کیمیائی ردّ عمل کیا کہ چادر بجائے خود فوٹو کی پلیٹ بن گئی اور اس میں منفی نقوش مُرتسم ہو گئے۔

۳۔ چادر کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بدن پر کم از کم ۹۸ اور زیادہ سے زیادہ ۱۲۰ کوڑے برسائے گئے۔ ایک ستون سے ساتھ باندھ کر دو سنتریوں نے کوڑے مارے۔ کوڑے کے سرے سے کئے کا پنجہ یا اس کی ہڈیاں بندھی ہوئی تھیں جو کہ اس مظلوم انسان کے جسم میں پیوست ہو گئیں۔

۴۔ بائیں گھٹنے کا زخم غمّاز ہے کہ آپ کے کندھے پر جب صلیب رکھی گئی تو آپ اس کے بوجھ سے بہت دفعہ گرے جس سے گھٹنہ زخمی ہو گیا۔ ناک اور پیشانی لہولہان ہو گئی۔ کیونکہ جب صلیب آپ کے کندھے پر رکھی گئی تو آپ کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ آپ اپنے بدن کا توازن قائم نہیں رکھ سکتے تھے۔ گرتے پڑتے سرِ مقتل پہنچے۔

۵۔ آپ میانہ قد کے تھے۔ یہ غلط ہے کہ آپ طویل القامت تھے۔

۶۔ اگر آپ کے پاؤں میں میخ نہ ٹھونکی جاتی تو دس منٹ میں آپ کا انتقال ہو جاتا۔

(۳)

مقدس کفن کے انکشافات کی داستان یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی صحائف قمران کے سربستہ راز کو بھی یہ چادر حل کرنے والی ہے۔

وادی قمران کے غاروں سے قرنِ اوّل کا جو بیش بہا عبرانی لٹریچر ملا ہے ان میں ایک فرستادۂ حق فریاد کُناں نظر آتا ہے۔ یہ فرستادہ جسے استادِ صدق کے لقب سے یاد کیا گیا۔ یروشلم کی طرف مبعوث ہوا۔ یہودی کاہنوں نے اس کے بارہ میں موت کا فتویٰ دے دیا۔ لکھا ہے کہ وہ موت کی عمیق وادیوں میں دھکیل دیا گیا لیکن اللہ تعالےٰ نے اسے بچا لیا۔ پھر وہ اپنے وطن سے ہجرت کر گیا۔ اسی فرستادہ کی عبرانی نظمیں بھی ملی ہیں ایک نظم میں وہ مصائب بیان ہوئے جو کہ اس پر وارد ہوئے۔ لکھا ہے کہ میرے جسم پر کوڑے برسائے گئے۔ میرے کندھے نکل گئے۔ میری ٹانگیں جسم کا بوجھ سہارنے سے قاصر ہو گئیں۔ میرے زخم ٹیسوں بھرے ہیں۔ اس حال میں اپنے وطن سے نکلا۔ اب ایک چشمہ کے پاس پہنچا ہوں جس کے سوتے خشک زمین کو سیراب کر رہے ہیں۔ نقاہت اور کمزوری کے باعث میں اپنے شاگردوں تک اپنا پیغام نہیں پہنچا سکتا جو کہ ڈانواں ڈول ہیں[1]۔ ردائے عیسیٰ میں زخموں اور کوڑوں کے نشان غمّاز ہیں اس بات کے کہ وادیٔ قمران کا فرستادۂ حق وہی مقدس انسان ہے جو اس چودہ فٹ کی چادر میں لپیٹا گیا۔

1. The Dead Sea Scrolls in English P. 178-179 by Vermes

مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۵-۲۶-۲۷ اخاء (اکتوبر) میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے
قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

تربیت اولاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے چند اہم ارشادات

اپنے ایک گزشتہ مضمون "تربیت اولاد" سے متعلق سیدنا حضرت المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہ کے چند ارشادات درج کئے تھے تاکہ ان پاک اور مقدس تجربات کی روشنی میں احمدی والدین اپنی اولاد کو پروان چڑھا سکیں۔

اب موضوع کی اہمیت کے پیش نظر چند اقتباسات سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ ہم پورے انہماک کے ساتھ تربیت اولاد کے فریضہ کو سرانجام دے کر اپنے فرضِ منصبی سے سبکدوش ہوں۔ آمین

(خاکسار خادم سلسلہ روشن دین واقفِ زندگی)

بچوں کی نگرانی اور ان کا جیب خرچ

"مجھے سخت حیرت ہوئی اپنے معزز دوست پر کہ وہ بچے کو پچاس روپے ماہوار صرف جیب خرچ دیتے تھے اور ابھی لکھتے تھے کہ میں نے اس کا جیب خرچ آگے سے کم کر دیا ہے۔ میں اس لئے اسے اتنا جیب خرچ دیتا ہوں کہ تا قادیان میں اس کا دل لگا رہے۔ وہ ایک مخلص شخص ہیں اور ان کا لڑکا گو ابھی بچہ ہے لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں مخلص ہے مگر یہ طریق بچے کے اخلاق کو سخت بگاڑنے والا ہے بچے کو اس کا جیب خرچ روزانہ اتنا دینا چاہیئے جس سے اس کی وقت کی ضرورت پوری ہو جائے۔ پھر ماں باپ کو یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ جس ضرورت کے لئے اس نے پیسے لئے ہیں اس پر اس نے خرچ بھی کئے ہیں یا نہیں؟ پہلے اس سے دریافت کر لینا چاہیئے کہ کس ضرورت کے لئے پیسے لینا ہے۔ مثلاً وہ خربوزے لینا چاہتا ہے یا آم خریدنا چاہتا ہے۔ یا کیا۔ اور اس بات کی تحقیق کر لینی چاہیئے کہ بتائی ہوئی ضرورت کے مطابق اس نے چیز لی بھی ہے یا نہیں۔ اگر اس طرح نگرانی کی جائے تو بچے آوارگی سے بچ جائیں گے اور ان کے پاس آوارہ اور بدعادات کے لڑکے جمع نہ ہو سکیں گے۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳)

بیماریوں کی جڑھ — آوارگی

"آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بیماریوں کی جڑھ ہے اس کی بڑی ذمہ داری والدین اور استادوں پر ہوتی ہے۔ یہ بہت حماقت کی بات ہے کہ بچوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں آوارہ ہونے دیا جاتا ہے۔"

قومی نیکیوں میں تسلسل ضروری ہے

"قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوتی ہے۔"

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

زندہ قوم

"وہی قوم زندہ سمجھی جا سکتی ہے جس کی آنے والی پود زیادہ عزم والی ہوتی ہے۔ جس کی آنے والی پود زیادہ قربانی کرنے والی ہوتی ہے۔ جس کی قوم نظم پر قائم ہوتی ہے اور روحانیت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔"

(الفضل ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

بچوں کو نماز کی عادت ڈالنی چاہیئے

"نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ آئندہ اپنی نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچے کو نماز کی عادت ڈالے۔"

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

بچوں کے قاتل

"نماز باجماعت کی عادت ڈالو۔ اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کا موقع ملا ہے۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر میں اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا۔ ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقع نہ رہے۔ خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بد اعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں بشرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقع ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔ ۔ ۔ ۔ بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آ سکتا کہ یہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابلِ علاج نہیں رہے ۔ ۔ ۔ غرض جوں جوں انسان نمازیں پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور حمد و عظمت کا اقرار کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اعمالِ حسنہ کے ترازو کو بوجھل کرتا جاتا ہے اور انسان کا رفع ہوتا جاتا ہے۔ اور چونکہ گناہ نتیجہ ہے مادیت کے تعلق کا۔ جب انسان اس عالم سے بلند ہوتا جاتا ہے تو اس کا تعلق مادیت سے کم ہوتا جاتا ہے اور گناہوں سے محفوظ ہوتا جاتا ہے۔"

تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲

منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ ۵ مئی ۱۹۶۸ء

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

مقالہ جات بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ اکتوبر ہے

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت امسال مضمون نویسی کا جو انعامی مقابلہ کروایا جا رہا ہے اس کا عنوان "فلسطین حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں ازروئے قرآن مجید" ہے۔ یہ مقالہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام کو بالترتیب ۴۵/-، ۳۰/- اور ۱۵/- روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع کے موقع پر دیئے جائیں گے۔ مقالہ جات بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ اکتوبر تک بڑھا دی گئی ہے۔ شہری مجالس کوشش کریں کہ ان کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور اس مقابلہ میں شریک ہو۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک ضروری اور مناسب تحریک

محترم سید محمد میاں صاحب سلیم منشی فاضل نوابشاہ سے لکھتے ہیں کہ احباب میں تحریک کی جائے کہ محترم حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے حالات و واقعات جن دوستوں کو معلوم ہوں وہ قلمبند کر کے جلد ارسال فرماویں تاکہ سلسلہ کی تاریخ کے بعض اہم واقعات محفوظ ہو جائیں۔ یہ ایک نہایت ضروری اور مناسب تحریک ہے احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ ایسے مقالات احباب مجھے ارسال فرما سکتے ہیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری۔ ربوہ

تذکرہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

69

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضی اللہ عنہ

مکرم محمد احمد صاحب ابن حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضی

(آخری قسط)

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے دفتر میں لگا لیا۔ آپ وہاں ۱۹۳۶ء سے جنوری ۱۹۴۱ء تک کام کرتے رہے اور پھر ۱۹۵۰ء تک صیغہ امانت میں غرضیکہ اس طرح آپ کو ۵۰ سال کے طویل عرصہ تک پنشن کے بعد سلسلے کی خدمت کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ جسے آپ نے نہایت دیانتداری اور احساس ذمہ داری کے ساتھ نبھایا۔ ۱۹۴۷ء میں قادیان سے ہجرت کے وقت آپ کو ایک اہم ذمہ داری سپرد ہوئی۔ یعنی لاکھوں روپے کی مالیت کے زیورات جو لوگوں نے بطور امانت۔ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائے ہوئے تھے انہیں پاکستان لانا تھا اور کوئی یقینی انتظام موجود نہ تھا آپ ان زیورات کے بکسوں کو صبح کے وقت دفتر سے لاتے اور کسی ٹرک پر جگہ نہ ملنے پر ناکام واپس لے جاتے۔ یہ دن رات آپ نے نہایت پریشانی اور دعاؤں میں گذارے نہ ہی کسی کو اپنا ہمراز بنا سکتے تھے۔ آخر کئی دن کے بعد ایک ٹرک میں جگہ ملی مگر اس میں ریسرچ کی کتب اور دوسرے سامان کے بکس بھی چڑھا دئے گئے۔ یہ خاص نیت ایزدی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کا عجیب نشان۔ جب اس قافلہ کی تلاشی لی گئی اور سامان کھلوانے کے لئے جس ٹرنک کو بھی ہندوستان ملٹری نے کھلوایا اس میں ریسرچ کا سامان ہی نکلا اور اس طرح معجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ توفیق دی کہ ان امانتوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خواہش کے مطابق بحفاظت پاکستان میں منتقل کر سکیں جن لوگوں نے وہ مصیبت نہیں دیکھی۔ وہ ان حالات کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ آپ کی دیانتداری کی ایک مثال میاں روشن دین صاحب کا ہزار روپے کا سونا بغیر کسی تحریر کے دینا اور پاکستان میں آپ کا اسے واپس کرنا اور اصرار کے باوجود کوئی معاوضہ قبول نہ کرنے کا ذکر مکرم محمد شفیع صاحب اسلم کے مضمون میں آچکا ہے۔

ایک دفعہ قادیان میں آپ کو دردگردہ ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ہومیوپیتھک دوائی ٹنکچر پیریرا بریوا استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اس سے تین پتھریاں خارج ہوئیں اور پھر کبھی یہ تکلیف نہ ہوئی۔ دردگردہ کے بعض مریضوں کو حضور رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شیخ فضل احمد صاحب کو ایک دوائی میں نے بتائی ہوئی ہے ان سے پوچھ لیں۔ دراصل یہ حضور کی ذرہ نوازی تھی تاکہ ایک شفایاب مریض سے مل کر وہ زیادہ مطمئن ہو جائیں ورنہ دوائی تو خود حضور بھی بتا سکتے تھے

نومبر ۱۹۵۶ء میں آپ کو بندش پیشاب کی تکلیف ہو گئی اور ایک ماہ سے زائد عرصہ تک صبح و شام کیتھیٹر کے ذریعہ پیشاب خارج کروایا جاتا تھا۔ تمام ڈاکٹری علاج بے نتیجہ رہے اور آپ اس قدر کمزور ہو گئے کہ بغیر سہارے کے آپ کروٹ بھی نہیں لے سکتے تھے چہ جائیکہ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اپریشن کے لئے آپ کو لاہور لے جایا جاتا بعض ڈاکٹر صاحبان نے اپنے اس خیال کا اظہار بھی کر دیا تھا کہ ایک دو دن سے زیادہ یہ زندہ نہیں رہ سکیں گے اور اب کسی علاج یا پرہیز کی ضرورت نہیں ہے بیڈ سور کی تکلیف بھی ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت کہ تدبیر جاری رکھنی چاہئے۔ ہومیوپیتھک علاج شروع کر دیا گیا مگر آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر روپے پیسے انسان کو موت سے بچا سکیں تو بادشاہ کبھی نہ مریں اور اگر ڈاکٹر موت سے بچا سکتے ہوں تو وہ خود اور ان کے خاندان کے لوگ کبھی نہ مریں مگر یہ تقدیر خدا تعالیٰ چاہے تو دعا سے ٹل سکتی ہے۔ آپ کو حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ اور حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری (اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کی عمر میں برکت دے) سے بہت محبت تھی اور دوسرے کام چھوڑ کر بھی ان بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض حاصل کیا کرتے تھے۔ جب بیماری طویل ہو گئی اور آثار نومیدی ظاہر ہونے لگے تو ایک دن آپ نے حضرت مولانا راجیکی صاحب سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ تشریف لے آئے۔ بیماری کی کیفیت کو سنا اور پھر اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرتوں کے جلوے اور قبولیت دعا کے مضمون پر آپ نے تقریر فرمائی اور اسی دوران نہایت بلند اور پُر شوکت آواز سے "اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کیا اور اس وقت آپ بے حس و حرکت جھکے ہوئے تھے پگڑی چارپائی پر اور سوٹی زمین پر گر پڑی تھی۔ چند لمحوں کے بعد جب یہ کیفیت دور ہوئی تو آپ نے فرمایا میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ فرشتے نور کے پانی کی مشکیں بھر کر آپ کو غسل دے رہے ہیں اسکی دو ہی تعبیریں ہیں اور دونوں مبارک یا تو مرض دھل کر جسم سے نکل جائیگا اور صحت ہو جائے گی یا پھر انجام بخیر ہو جائے گا۔ میرے والد محترم فرماتے تھے کہ ان ہی دنوں جب مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر میری عیادت کے لئے آئے تو میں نے چشم پُر آب ہو کر کہا کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہوں تو میری طرف سے بعد سلام مسنون عرض کریں کہ وہ کہتا ہے یا درشاہوں کے ہاں جب کبھی شادی وغیرہ کی خوشی کے ایام آتے ہیں تو وہ قیدیوں کو رہا کیا کرتے ہیں ان دنوں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خاندان میں کوئی خوشی کا موقعہ تھا (حضور کے خاندان میں خوشی کا موقعہ آیا ہے میں مرض کا اسیر ہوں۔ حضور کے حضور دعا کریں کہ مجھے مرض سے آزاد کرائیں۔ مجھے میاں غلام محمد صاحب اختر نے بعد میں بتایا کہ جب میں نے یہ پیغام پہنچایا تو حضرت اقدس کے چہرے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ نے سن کر دعا کی ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز مجھے خیال آیا کہ خود پیشاب کر کے دیکھوں۔ میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ خود بخود پیشاب آ گیا اور پھر کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی۔ میرے دل پر غالب اثر یہ ہے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی قبولیت دعا کا نشان ہے اور دوسرے بزرگوں کی دعائیں بھی اس میں شامل ہیں۔" اس بیماری سے شفا پانے کے بعد آپ دس سال تک زندہ رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی دعاؤں کی برکت سے وافر حصہ ملا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت سی اولاد سے نوازا بلکہ ان کی اولاد اور آگے ان کی اولاد کو بھی دیکھ لیا۔ آپ کی خواہش تھی کہ میرے لڑکے خادم دین بنیں سو اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں ہی ہم تین بھائیوں کو خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق دی۔ آپ نے اپنے حالات اور واقعات کو اپنی زندگی میں کبھی شائع کرانا پسند نہیں کیا بلکہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب کے اصرار پر آپ نے کچھ حالات قلمبند تو کئے مگر یہ وصیت کر دی کہ میری وفات کے بعد انہیں شائع کرنے کے لئے دے دے جائیں۔

آپ نے اپنی علالت کے آخری ایام نہایت صبر سے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتے ہوئے دن رات تسبیح و تحمید اور دعاؤں میں گذارے۔ کبھی کوئی کلمہ ناشکری کا آپ کی زبان سے نہ سنا۔ آخری وقت تک چہرے کی بشاشت قائم رہی۔ آپ کو کچھ عرصے سے ایسی خوابیں آ رہی تھیں جن میں وفات کی طرف اشارہ تھا۔ رحیم و کریم خدا نے جو زندگی بھر ان کی دستگیری کرتا رہا آخری ایام میں بھی بڑے معجزانہ طور پر اپنی نصرت کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے غیر معمولی حالات پیدا کر دئے کہ میرے ایک بھائی رشید ناصر کو یہ توفیق دی کہ ہزاروں روپے ان کے علاج پر خرچ کر سکے اور دوسرے عزیزوں کو جن میں میرے بھائی اور بہنوئی شامل ہیں دو مہینے تک دن رات بڑے خلوص اور ہمت کے ساتھ ان کی خدمت کی توفیق دی۔

ہم خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں جنہوں نے مسلسل اپنی دعاؤں سے نوازا اور خدا تعالیٰ کی رحمت کو ہمارے شامل حال کیا۔ ہمارے غم میں شریک ہو کر ہمیں سہارا دیا اور دیار غیر میں مقیم میرے بھائیوں سے تار کے ذریعے اپنی طرف سے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ خدا تعالیٰ اس بابرکت وجود کو صحت و تندرستی سے تادیر سلامت رکھے اور ہمیں حضور کی کامل اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہم ان تمام بزرگوں اور بھائیوں کے ممنون احسان ہیں۔ جنہوں نے والد صاحب مرحوم کی علالت کے دوران دعائیں کیں اور ان کی وفات پر اظہار ہمدردی کے لئے تشریف لائے یا خطوط بھجوائے اور نہ صرف پاکستان کے کئی شہروں میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی جنازہ غائب پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد محترم کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلیں اور ہماری زندگیاں بھی دین کی خدمت میں بسر ہوں اور خلافت کی برکات سے ہمیشہ فیض اٹھاتے رہیں۔ آمین

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیجئے۔

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

سائنس بلاک جامعہ نصرت کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ۷۵۰۰۰/- کی پیشکش کی تھی جس میں سے اس وقت تک دس ہزار چھ سو جمع ہوا ہے۔ ذیل میں چندہ دہندگان کی مکمل فہرست شائع کی جا رہی ہے تا ہر شہر کی لجنہ کی عہدہ داران کو علم ہو جائے کہ ان کے شہر سے کتنی مستورات نے چندہ دیا ہے۔ یہ فہرست ظاہر کرتی ہے کہ انفرادی طور پر تو بعض بہنوں نے بہت قربانی دی ہے مگر بحیثیت لجنہ کے صرف لجنہ کراچی نے منظم طور پر کوشش کی ہے۔ باقی لجنات کا چندہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ کوشش کریں کہ آئندہ سال تک یہ رقم پوری ہو جائے۔ (خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

ربوہ

نمبر	نام	رقم
۱	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۱۰۱ — ۰۰
۲	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۵۰ — ۰۰
۳	محترمہ فاطمہ فردوس صاحبہ ایم اے	۳۴ — ۰۰
۴	محترمہ فیروزہ فائزہ صاحبہ ایم اے (بنات مکرم خلید ہاشمی صاحب)	۳۳ — ۰۰
۵	" فرخندہ فرزانہ صاحبہ ایم اے	۳۳ — ۰۰
۶	محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ	۲۳ — ۴۴
۷	حضرت مولوی محمد دین صاحب	۱۰۰ — ۰۰
۸	از طرف طالبات تعلیم القرآن کلاس ربوہ بجوہ جولائی ۱۹۶۷ء	۳۸ — ۰۰
	میزان	۳۱۲ — ۴۴

جھنگ

نمبر	نام	رقم
۹	از لجنہ جھنگ صدر	۱۲۹ — ۰۰

لائل پور

نمبر	نام	رقم
۱۰	لجنہ لائل پور	۱۶۵ — ۰۰
۱۱	محترم میاں مبارک احمد صاحب ناظم عمومی	۳۰۱ — ۰۰
	میزان	۴۶۶ — ۰۰

سرگودھا

نمبر	نام	رقم
۱۲	محترمہ اہلیہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب	۵۰۰ — ۰۰
۱۳	محترم بابو محمد عالم صاحب	۲۰ — ۰۰
۱۴	محترمہ حامدہ بیگم صاحبہ	۱ — ۰۰
۱۵	" زبیدہ بیگم صاحبہ چک نمبر ۲ سرگودھا	۵ — ۰۰
۱۶	" امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب پراچہ	۳۰۰ — ۰۰
۱۷	از لجنہ سرگودھا	۴۵ — ۰۰
	میزان	۸۷۱ — ۰۰

لاہور

نمبر	نام	رقم
۱۸	محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ	۵۰ — ۰۰
۱۹	بیگم کرنل عطاء اللہ صاحب	۱۰۰۰ — ۰۰
۲۰	امۃ الباری صاحبہ ایم اے	۲۵ — ۰۰
۲۱	محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ	۱ — ۰۰
۲۲	محترم محمد حنیف صاحب نہر کینال کالونی	۱۰۰ — ۰۰
۲۳	" محمد صادق صاحب دھرمپورہ	۵ — ۰۰
۲۴	از لجنہ لاہور	۳۵۰ — ۰۰
۲۵	محترم ملک رشید احمد صاحب	۵۰ — ۰۰
۲۶	محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ	۱۰ — ۰۰
۲۷	ساجدہ ذاکرہ صاحبہ	۳ — ۰۰
۲۸	بیگم میر مشتاق احمد صاحب	۱۰۰ — ۰۰
۲۹	اہلیہ عبد الرحمان صاحب رحمان پورہ	۴ — ۰۰
۳۰	اہلیہ عبد الرحیم صاحب	۳ — ۰۰
۳۱	اہلیہ قاضی محمد نذیر صاحب	۱۵ — ۰۰
۳۲	ایک خاتون جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتیں	۲۳۰ — ۰۰
	میزان	۲۳۴۶ — ۰۰

ساہیوال

نمبر	نام	رقم
۳۳	محترمہ بشریٰ حفیظ صاحبہ	۲۵ — ۰۰
۳۴	اہلیہ میاں محمد عمر صاحب	۵ — ۰۰
۳۵	محترم میاں عزیز اللہ صاحب	۱۰ — ۰۰
۳۶	از لجنہ چک ۳۰/۱۱-L ضلع ساہیوال	۱۰ — ۰۰
۳۷	از لجنہ ساہیوال	۳۹۲ — ۵۰
	میزان	۴۴۲ — ۵۰

شیخوپورہ

نمبر	نام	رقم
۳۸	محترم حکیم رغوب اللہ صاحب	۱۰۰ — ۰۰
۳۹	محترمہ ڈاکٹر زبیدہ خازن صاحبہ	۷۰۰ — ۰۰
۴۰	لجنہ چہور چک نمبر ۱۹۷ ضلع شیخوپورہ	۷ — ۰۰
۴۱	لجنہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	۲ — ۰۰
۴۲	لجنہ شیخوپورہ	۱۰۰ — ۰۰
	میزان	۹۰۹ — ۰۰

سیالکوٹ

نمبر	نام	رقم
۴۳	از لجنہ سیالکوٹ	۱۵۳ — ۰۰
۴۴	لجنہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ	۱۰۸ — ۰۰
	میزان	۲۶۱ — ۰۰

راولپنڈی

نمبر	نام	رقم
۴۵	از لجنہ راولپنڈی	۵ — ۰۰

کراچی

نمبر	نام	رقم
۴۶	محترمہ طیبہ کوثر صاحبہ	۱۰۰ — ۰۰
۴۷	از لجنہ کراچی	۲۳۹۷ — ۵۰
۴۸	محترم مرزا عبد الرحمان صاحب	۴۵ — ۰۰
۴۹	" مرزا رغوب اللہ صاحب	۵ — ۰۰
۵۰	محترمہ بیگم جمیرہ شاہنواز صاحبہ	۹۰۰ — ۰۰
۵۱	" رشیدہ بیگ "	۷ — ۰۰
۵۲	" وحیدہ بیگ	[illegible]
	میزان	۳۴۵۷ — ۵۰ (باقی)

اور کون

۱۰ فیصد سالانہ

(ٹیکس معاف)

منافع کی ضمانت دیتا ہے

؟

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خرید کرنے میں سراسر فائدہ ہے۔ ایک تو آپ کی بچت قوم کی حفاظت میں شریک کار ہوگی، اس کے علاوہ حکومت آپ کی رقم اور پورے منافع کی ادائیگی کی ضمانت دیتی ہے۔ منافع پر ٹیکس معاف۔ سرمایہ کاری کے لئے ٹیکس میں مراعات

آپ کا سرمایہ دس سال میں دگنا ہو جاتا ہے

بچت کیجئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

قرضے کے لئے بطور ضمانت استعمال ہو سکتے ہیں ہر بنک اور ڈاکخانے میں دستیاب

ADGROUP CONS

خدام الاحمدیہ کا چھبیسواں (۲۶) سالانہ اجتماع

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء (اکتوبر) ربوہ میں منعقد ہوگا ضروری ہدایات درج ذیل ہیں :-

۱-شمولیت

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اجتماع میں شمولیت کے لئے اپنے نمائندگان بھجوائے اور مقامی قائدین کا فرض ہے کہ وہ خود اپنے دوسرے ناموں کا سروے کر کے بھی ضرور اجتماع میں شامل ہوں۔

۲-رہائش

اجتماع کے ایام میں خدام کی رہائش خود ساختہ خیموں میں ہوگی۔ اجتماع پر آنے والے خدام کے ۱۰-۱۰ کے حزب بنا دیئے جائیں اور حزب کے اراکین اپنی رہائش کا خیمہ تیار کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سامان ہمراہ لائیں۔ سوتلی کی رسی چالیس فٹ ۲ دو تہبند یا ۴ کھیس چار مضبوط لاٹھیاں۔ آٹھ کھونٹیاں بھی رکھئے۔

۳-خادم کا سامان

سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کے پاس ایک تھیلہ ہونا ضروری ہے جس میں مندرجہ ذیل سامان ہونا چاہیئے۔

پلیٹ۔ گلاس یا مگ۔ رسی۔ دیا سلائی۔ پنسل۔ سوئی دھاگہ۔ چاقو۔ کاغذ۔ ۳۰×۳۰×۴۰ کا تکون رومال یا چار انچ چوڑی دو گز لمبی پٹی بھنے ہوئے چنے ایک سیر اور گڑ حسب خواہش ناشتہ کے لئے)

۴-مجلس شوریٰ

۱-شوریٰ کے لئے ہر مجلس بیس اراکین یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کر کے بھجوائے۔ نمائندگان اپنے ساتھ قائد مجلس کی تصدیقی چٹھی ضرور لائیں۔

(۲) شوریٰ کا ایجنڈا مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ ایجنڈا کی تجاویز مجلس عاملہ میں پیش کر کے خدام سے رائے حاصل کی جائے۔

(۳) اس سال مجلس شوریٰ کے اراکین آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس کے عہدہ کے لئے تین ناموں کی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سفارش کریں گے۔

۵-علمی مقابلہ جات

اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے۔ مجالس سے توقع کی جاتی ہے کہ ان کے خدام کثرت سے ان مقابلوں میں شریک ہوں۔

۱-تلاوت قرآن کریم
۲-ترجمہ و تفسیر قرآن کریم (ہر سہ معیار)
۳-حفظ قرآن کریم
۴-مطالعہ احادیث (ہر سہ معیار)
۵-مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۶-مضمون نویسی (ہر سہ معیار)
۷-تقاریر (ہر سہ معیار)
۸-مشاہدہ و معائنہ
۹-عام دینی معلومات (ہر سہ معیار)
۱۰-نظم
۱۱-اذان
۱۲-پیغام رسانی (ٹیم ۶ خدام پر مشتمل ہوگی)
۱۳-فارسی قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "عجب نوریست در جان محمدؐ" کے زیادہ سے زیادہ اشعار صحیح تلفظ اور ترجمہ کے ساتھ سنانے کا مقابلہ
۱۴-پرچہ قرآن کریم ۱۵-پرچہ عام دینی معلومات ۱۶-پرچہ ذہانت (انفرادی) میں سب خدام کی شمولیت لازمی ہے۔

علمی مقابلہ جات کے لئے مندرجہ ذیل تین معیار مقرر ہیں :-

معیار اول : گریجویٹ۔ فاضل جامعہ یا درجہ ثالثہ یا اس سے زائد تعلیم۔
معیار دوم : میٹرک۔ جامعہ احمدیہ درجہ ممہدہ تا ثانیہ۔
معیار سوم : پہلے دونوں معیاروں سے کم تعلیم یافتہ۔

عنوان تقریری مقابلہ :-

۱-قیام خلافت اور خدام الاحمدیہ
۲-ہمارے زمانہ کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں
۳-سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو۔
۴-دیانت کا قیام اور احمدی نوجوانوں کی ذمہ داری۔

عنوان مقابلہ مضمون نویسی :-

۱-حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور جدید علمی تحقیقات
۲-بین الاقوامی سطح پر امن کیسے قائم ہو سکتا ہے؟
۳-اسلام اور حقوق العباد
۴-تحریک جدید اور غلبہ اسلام

30

۶-ورزشی مقابلہ جات

اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل ورزشی مقابلہ جات ہوں گے :-

اجتماعی :- فٹ بال۔ وال بال۔ کبڈی۔ رسہ کشی۔

انفرادی :- دوڑیں ۱۱۰-۴۰۰ گز ایک میل۔ ڈسکس تھرو۔ جیولن تھرو، گولہ پھینکنا، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، کلائی پکڑنا۔ وزن اٹھانا، نشانہ غلیل، اونچی آواز۔

حسب ذیل تقسیم کے مطابق مختلف علاقے ایک ایک ٹیم اجتماعی کھیلوں میں داخل کر سکیں گے۔

۱-کراچی۔ حیدرآباد۔ کوئٹہ ڈویژن اور مشرقی پاکستان (ان کے نمائندہ قائد صاحب کراچی ہوں گے)
ایڈریس قائد صاحب کراچی :- مکرم نعیم احمد خان صاحب ۲/۹/۶ ۲۹ پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس کراچی ۲۹

۲-سرگودھا ڈویژن :- ضلع لائلپور، ضلع جھنگ، ضلع سرگودھا، ضلع میانوالی۔ اٹک۔ اس ڈویژن کے نمائندہ قائد صاحب لاہور ڈویژن ہوں گے۔

ایڈریس قائد صاحب علاقہ سرگودھا :- مکرم راجہ ناصر احمد صاحب ۷/۶۰ پیپلز کالونی لائلپور

۳-لاہور ڈویژن :- ضلع گوجرانوالہ۔ ضلع شیخوپورہ۔ ضلع سیالکوٹ اور ضلع لاہور، اس ڈویژن کے نمائندہ قائد صاحب لاہور ڈویژن ہوں گے۔

پتہ قائد صاحب لاہور ڈویژن :- مکرم خواجہ حمید اسلم صاحب معرفت دی سائیکل ہاؤس نیلا گنبد لاہور

۴-ربوہ۔ قادیان۔ مجالس بیرون پاکستان (ان کے نمائندہ مہتمم صاحب مقامی ربوہ ہوں گے)
پتہ مہتمم صاحب مقامی :- مکرم مہتمم صاحب مقامی معرفت دفتر خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ

۵-راولپنڈی ڈویژن :- علاقہ راولپنڈی۔ پشاور۔ علاقہ آزاد کشمیر۔ ان کے نمائندہ قائد صاحب راولپنڈی ڈویژن ہوں گے۔ پتہ قائد صاحب علاقہ راولپنڈی :- مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ایم ایس سی معرفت مسجد نور جماعت احمدیہ مری روڈ راولپنڈی۔

۶-ملتان ڈویژن :- علاقہ ملتان۔ علاقہ بہاولپور اور علاقہ خیرپور ان کے نمائندہ قائد علاقہ ملتان ہوں گے۔ پتہ قائد صاحب علاقہ ملتان :- مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب مسجد احمدیہ ساہیوال۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ)

آپ کی سہولت کے لئے
خود تشخیص شدہ
گوشوارے برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء
داخل کرنے کی آخری تاریخ میں
۱۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء تک توسیع

اس موقع سے فائدہ اٹھایئے

آمدنی کے گوشواروں کے فارم اور ٹیکس کی ادائیگی کے چالان قریب ترین انکم ٹیکس آفس سے حاصل کیجئے۔

شائع کردہ :- سینٹرل ریونیو بورڈ۔ حکومتِ پاکستان
DFP THAVER

چوتھا کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

پاکستان ریلوے نے چیمپئن شپ حاصل کی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ۔ ۸۔ اکتوبر۔ (اخبار) کل دوپہر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام منعقد ہونے والا چوتھا کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستان (ویسٹرن) ریلوے کی ٹیم نے چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔

یہ ٹورنامنٹ تین روز جاری رہا۔ ۵ اکتوبر ربوہ کی بی ٹیم نے کشمیر کلب گوجرانوالہ کو ۳۰ کے مقابلہ پر ۵۲ پوائنٹ سے شکست دی۔ دوسرے روز پاکستان ریلوے نے ۸ کے مقابلہ پر ۳۱ پوائنٹ سے سرگودھا ٹیم پر نمایاں برتری حاصل کی۔ ربوہ A نے واپڈا کی ٹیم کو ۲۹ کے مقابلہ پر ۳۸ پوائنٹ حاصل کر کے شکست دی۔ پاکستان ریلوے نے ربوہ بی کو ۱۰ کے مقابلہ پر ۲۴ پوائنٹ سے شکست دی۔ آخری روز مورخہ ۷ اکتوبر کو ٹورنامنٹ کے فائنل میچ ہوئے۔ اس روز ربوہ کے سب استقلالی اور تعلیمی اداروں میں عام تعطیل تھی۔ اس وجہ سے کبڈی کی گراؤنڈ میں خوب رونق تھی۔ اور ناظرین نے دل کھول کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ فائنل میچ کے آغاز سے قبل مہمان خصوصی جناب ظفر چوہدری صاحب سپیشل کمانڈر سرگودھا نے کھلاڑیوں سے مصافحہ فرمایا۔ فائنل مقابلہ پاکستان ریلوے اور ربوہ اے ٹیم کے درمیان ہوا۔ دونوں ٹیمیں ابتدائی میچ جیت چکی تھیں اور ہر دو جانب سے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا گیا۔ لیکن پھر بھی مجموعی طور پر ریلوے کا کھیل عمدہ تھا چنانچہ بالآخر میدان پاکستان ریلوے کے ہاتھ ہی رہا۔ کھیل ختم ہونے پر ریلوے کے ۳۹ اور ربوہ اے کے ۲۵ پوائنٹ تھے۔ ریلوے کی طرف سے جہانگیر یوسف عرف بگلہ اور منظم ربوہ اے کی طرف سے فتح محمد، منیر بھٹی اور ظفر اقبال کا کھیل خاص طور پر پسند کیا گیا۔

تقسیم انعامات کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد چوہدری عبدالسلام صاحب اختر نے موقع کی مناسبت سے اپنی ایک تازہ نظم "وطن کے جوان" پیش کی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں یہ ٹورنامنٹ منعقد کرنے اور خوشگوار ماحول میں بخیر و خوبی مکمل کرنے کی توفیق عطا کی ہے۔ آپ نے باہر سے آنے والے مہمان کھلاڑیوں اور جملہ منتظمین کا بھی شکریہ ادا کیا اور مہمانوں کو پھر ربوہ آنے کی دعوت دیتے ہوئے الوداع کیا۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب دیگر اعلیٰ انعامات دینے

اوّل اور دوم آنے والی ٹیموں کے کپتانوں کو نیز اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں میں انفرادی انعامات تقسیم فرمائے۔ آپ نے حاضرین سمیت دعا کروائی۔ اور اس طرح چوتھا کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۸ء کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب کاہلوں چک جمہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ کا پوتا ہے۔ بچے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فضل اللہ تجویز فرمایا ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر اور صالح زندگی دے۔ اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

خاکسار رحیم اللہ کاہلوں

۲۰۱ ملا پیلس آکسفورڈ۔ انگلستان۔

مکرم ملک عبدالحمید صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک مخلص دوست مکرم ملک عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ سیکشن آفیسر ۲۴ ظہور (اگست) کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم سلسلہ کے ساتھ بہت محبت رکھنے والے اور مخلص دوست تھے۔ اگلے روز مقامی قبرستان راولپنڈی میں ان کی تدفین ہوئی۔ اور جماعت کے کثیر احباب نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ احباب دعا کریں کہ مولا کریم ان کی مغفرت فرمائے۔ اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔ مرحوم ملک صاحب قیام پاکستان سے قبل قادیان محلہ دارالفضل میں رہا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ لیور برادرز لمیٹڈ رحیم یار خان میں بطور سیکشن آفیسر ملازم ہو گئے۔ اور وہاں سے ریٹائر ہو کر مستقل طور پر راولپنڈی میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ اور آج کل مکان نمبر ۳۸۶/K ظفر الحق روڈ پر رہتے تھے۔ ان کی وفات ان کے متعلقین کے لئے اس لئے بھی زیادہ صدمہ کا باعث ہے کہ ملک صاحب مرحوم کے بڑے بھائی مکرم میاں محمد سعید صاحب ناظم انصار اللہ ضلع ملتان کی وفات بھی اسی ماہ کی یکم تاریخ کو ہوئی تھی اور اس طرح یہ دونوں بھائی یکے بعد دیگرے اپنے مولا کو پیارے ہو گئے۔

ملک عبدالحمید صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ صاحبہ کے علاوہ دو لڑکے اور چار بچیاں چھوڑی ہیں۔ ان کے بڑے لڑکے ملک عبدالمجید صاحب چٹاگانگ میں کاروبار کرتے ہیں۔ اور دوسرے مکرم ملک عبدالرشید صاحب آرمی میں میجر ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی)

صوبہ مغربی بنگال میں زبردست طوفان باد و باراں اور سیلاب۔ ۱۸۷ افراد ہلاک

آمد و رفت کے تمام ذرائع معطل

دارجلنگ ۷ اکتوبر۔ مغربی بنگال کی پہاڑیوں میں تین روز کی موسلا دھار بارش سے پورے صوبہ میں سیلاب آ گیا۔ اس علاقہ میں پہاڑی تودوں کے گرنے سے ۱۸۷ افراد ہلاک ہو گئے ہیں بھارتی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ خوفناک طوفان میں ہزاروں افراد ہلاک اور بے گھر ہوئے ہیں تاہم فی الحال ۱۸۷ افراد کی لاشیں ملی ہیں۔ اس طوفان باد و باراں کی وجہ سے صوبے کے تمام دریاؤں میں سیلاب آ گیا ہے۔ جس سے آمد و رفت کے تمام ذرائع معطل ہو گئے ہیں ٹیلیفون اور بجلی کی لائنیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔

دریائے جل ڈھاکہ کا پانی کناروں سے بہہ گیا ہے جس کی وجہ سے پورا علاقہ زیر آب آ گیا ہے۔ جل ڈھاکہ کے بجلی گھر میں بھی سیلاب کا پانی داخل ہو چکا ہے جس کی وجہ سے بجلی کی سپلائی مکمل طور پر بند ہو گئی ہے۔ اس طوفان سے سب سے زیادہ کالمپونگ کو نقصان پہنچا جہاں سو سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ کالمپونگ میں دریا کے تین پل بہہ گئے جس سے یہ علاقہ ملک سے پوری طرح کٹ گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس علاقہ میں متعدد بستیاں بہہ گئی ہیں۔ سلی گری میں ۱۲ انچ سے زیادہ بارش ہوئی جس میں ۲۱ افراد بہہ گئے ہیں۔ ان میں پندرہ بچے شامل ہیں خیال ہے کہ یہ سب افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ نکسل باری کے علاقے میں اس سیلاب میں ۸۰ مکانات بہہ گئے جس سے دو ہزار سے زائد خاندان بے گھر ہو گئے۔ آل انڈیا ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ اس طوفان اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ خوراک اور دوسرا امدادی سامان تیزی کے ساتھ پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں رضاکار امدادی کام کر رہے ہیں۔ دارجلنگ میں بجلی اور پانی کی فراہمی بالکل بند ہو چکی ہے۔

ڈھاکہ ۸ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان کے چار شمالی اضلاع سیلاب کی زد میں آ گئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴